سید عطاء المحسن بخاری

قلم برداشتہ

دانشور یا دان شور

میرے مہربان معروف ادیب وشاعر پروفیسر اسلم انصاری، ادبی مجلے "اشارت" میں شامل اپنے ایک تازہ مقالے میں، "دانشور" کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ دانش ور تعقل و تفکر کی خاصیتوں کا پیکر ہوتا ہے

دانش ور، تعقل و تفکر کی بنیاد پر تضادات و تناقضات کی فہم چاہتا ہے

دانش ور فلسفی اور سائنس دان بھی ہوسکتا ہے-- بلکہ عموماً وہ

سائنس اور فلسفے کے مابین ایک نقطۂ اتصال پر ہوتا ہے

دانش ور زندگی کے اَن کہے بھیدوں کو جانتا اور اَن سنی باتوں کو سمجھتا ہے

دانش ور کسی حد تک تخلیق کار بھی ہوتا ہے۔

دانش ور عموماً کسی خاص نظام فکر کے ماتحت سوچتا ہے، آج کے دانش ور کی تعقل پسندی بالعموم یا تو لبرل ازم پر مبنی ہے یا مارکسیت اور مادی جدلیت پر!

اسلم انصاری، ذی علم آدمی ہیں۔ ان کے مطالعہ کی وسعت، گیرائی اور گہرائی ان کی علمی گفتگو، ان کا لب ولہجہ، ان کا اسلوب نگارش، ان کی تراکیب، انتخاب الفاظ اور موضوع پر گرفت انہی کا خاصہ ہے۔ بہت کم لوگ اس طرح خوبیوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ مگر دانش وروں کا جو تشخص انہوں نے ابھارا ہے وہ کم از کم اس عہدِ زبوں میں تو شاذ ہے اور عربی کا محاورہ ہے "الشاذ کالمعدوم" (جو شاذ و نادر ہو وہ نہ ہونے کے برابر ہے) یا اہل فارس کہتے ہیں..... "باید وشاید" اور پنجابی میں کہا جاتا ہے..... وِرلا وِرلا، ٹانواں، ٹانواں"۔ ورنہ تو، ہماری باسی کڑھی جیسی قومی زندگی میں اکثر و بیشتر دانشوری کو اُبال آتا رہتا ہے اور بہت سے دانشور ابھرتے ڈوبتے رہتے ہیں۔ بلکہ ایسے دانشور "چھولے پھلیوں" کی طرح ہوٹلوں میں بکھرے بکھرے، بال بکھرائے عام چلتے ہیں جو ایک خاص نظام فکر کی پیداوار ہیں اور اسی نظام فکر کے حوالے سے سوچتے، کہتے اور لکھتے ہیں۔ میری دانست میں وہ نظام فکر جس نے ایسا سستا "دان شور" پیدا کیا ہے۔ صرف ایک ہے۔ یعنی "آوارہ خیالی"! جہاں تک لبرل ازم اور مارکسیت یا مادی جدلیت کی بات ہے تو ہمارے یہاں کی دانشوری میں..... اصل میں دونوں ایک ہیں! ہماری آج کل کی دانشوری جس نظام فکر کی اسیر و اجیر ہے، اس میں "روشن خیالی" اور "آزاد خیالی" کے نام پر ہمارے پاکستانی "دان شور" خیال کے خنگ بے لگام کو اسپ تازی جانتے ہوئے ہر پیشے میں سرپٹ دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اپنے جہل مرکب کو علم و آگہی، فہم و فراست، روشنی و راستی سمجھتے سمجھاتے اور "کودکِ ناداں" کو اسکا صیدِ زبوں بناتے ہیں۔ آج کے آزاد خیال، روشن خیال اور

تاریکِ دماغ "دانشور" جہاں تہاں محفلیں برپا کرتے اور میرِ محفل بنتے ہیں تو ہمیشہ ہی کہتا، بھاشنے لگتے ہیں کہ "مولوی مذہب کی جس تعبیر پر اڑا ہوا ہے وہ نہ صرف یہ کہ طرزِ کہن ہے بلکہ حد درجہ کی پسماندگی اور بیک ورلڈ سوچ ہے۔ اس دور میں تو تمام شعبہ ہائے زندگی کے فنڈامینٹلز چینج ہو چکے ہیں۔ سماج میں پھیلتے ہوئے زندگی کے نئے رنگ ڈھنگ دیکھئیے، آنے والے دور کی بشری حسیات نگاہ میں لائیے اور پھر اس ٹکڑ گدا مولوی کا نیگیٹو رول بھی دیکھئیے۔ آپ غور کریں اور مشاہدہ کریں۔ جناب! یہ کمپیوٹر ایج ہے۔ اور ڈش انٹینا کا دور ہے۔ صحافت، آج کے دور میں صنعت ہے۔ تجارت کا اب یہ حال ہے کہ پاکستان میں بیٹھ کر، شماریات و اطلاعات کی بنیاد پر کروڑوں اربوں کا لین دین بیرون ملک میں طے پا جاتا ہے۔

زبان و ادب میں اور اصنافِ سخن میں ایسی بنیادی تبدیلیاں آ گئی ہیں جن کے بغیر کوئی آدمی چل نہیں سکتا۔ مثلاً شاعری میں وہ پرانا سسٹم..... بحر، قافیہ، ردیف، مفاعیلن فاعل، فاعلات وغیرہ سب قصۂ ماضی ہو چکا ہے۔ اب تو آزاد اور نثری نظم کا اور ہائیکو کا دور ہے۔

اسی طرح اخلاقیات کا وہ پرانا اور فرسودہ تصور دم توڑ گیا ہے۔ عورت میں "میل شاونزم" کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ اور شعور آ گیا ہے۔ اب مرد کو لیڈیز اینڈ جنٹلمین کہنا ہوگا "لیڈیز فسٹ" ماننا ہوگا۔ عورت مرد کے آزادانہ اور بے حجابانہ میل ملاقات پر عائد کی گئی ناروا پابندیاں بے اثر اور بے معنیٰ ہونے کو ہیں۔ اس روشن خیالی کے زمانہ میں جہالت اور تاریکی کے زمانہ کی ہر روایت دم توڑ رہی ہے۔ آج کے دور میں تو عورت مسکراتی آنکھوں کے ساتھ قہقہوں کی برکھا برساتی ایک زبردست تفریح مہیا کرتی ہے، حسن بکھیرتی ہے۔ فضا کو جمال آگیں کر دیتی ہے۔ چونکہ تفریح کے بنیادی عناصر تبدیل ہو گئے ہیں لہٰذا عورت کی ترجیحات تبدیل ہو چکی ہیں۔ اب پردہ کا وہ تصور نہیں جو ملّا ازم نے سماج میں متعارف کرایا اور نصف بہتر کو کباڑ خانے کا مال بنا دیا۔ اسی تشدّد اور دباؤ کے خلاف عورت نے اس فرسودہ نظام سے بغاوت کر دی ہے۔ اب گھریلو عورت کا تصور یہ ہے کہ وہ سوشل لائف بھی انجوائے کرے۔ عورت کام کرنے اور بچے جننے کی مشین نہیں ہے۔ اب ہر کام کی الگ مشین ملتی ہے۔ اب گرہستن کا تصوّر بدل گیا ہے۔

سماج میں، رویّوں میں اور فکر و عمل میں تبدیلی لانا انسان کا بنیادی حق ہے۔ مذہبی رویّے بھی ہم سے متعلق ہیں اور ہم ان تبدیلیوں کا مکمل حق رکھتے ہیں۔ یہی "روشن خیالی ہے"

قارئین کرام! روشن خیالی اور دانش وری کے نام پر یہ سب کچھ اس پاکستان میں کہا اور لکھا جا رہا ہے جس پاکستان کا مطلب لاالٰہ الااللہ بتلایا اور جتلایا جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں،

انہی اعمال و افکار کا نام لاالٰہ الااللہ ہے؟ کیا ایسے لوگ پاکستان میں اسلام کی حکومت بنائیں گے؟

اور کیا ایسے فاسق و فاجر، ملحد و زندیق لوگوں کا اقتدار میں آ جانا اسلامی حکومت کا مترادف ہے؟

بقیہ ص ۱۹ پر دیکھیں